Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر: ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ — لاہور — فی پرچہ ا؍

یوم سہ شنبہ — ۲ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۳ ظہور ۱۳۳۳ ہش — ۳ اگست ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۱۸

گوا اور ہندوستان کی سرحد بند کر دی گئی

بمبئی ۲ اگست۔ رائٹر نے بمبئی سے خبر دی ہے۔ کہ پرتگالی علاقہ گوا اور ہندوستان کی سرحد بند کر دی گئی ہے۔ سرحد کی حفاظت اس طرح کی جا رہی ہے۔ جس طرح جنگ کی تیاری کی جا رہی ہو۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے۔ کہ رضاکار ہندوستانی علاقہ سے مقبوضات میں داخل ہونے نہ پائیں۔ گوا کی نیشنل کانفرنس کے رضاکاروں نے جو ہندوستان کے حامی ہیں، ان مقبوضات پر قبضہ کرنے کے جو اقدامات سوچ رکھے ہیں۔ آج نئی دہلی ریڈیو نے ان کی تفصیلات کا اعلان کیا۔ ریڈیو نے بتایا۔ کہ بڑی تعداد میں رضاکار ۱۵ اگست کو یوم آزادی کے موقعہ پر پرتگالی تعلقوں میں ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔ اور نعرے لگائیں گے۔ ان کا نعرہ ہوگا۔ "کر دکھاؤ یا مر مٹو"۔

ایران کا خیرسگالی وفد پاکستان آئیگا

تہران ۲ اگست۔ ایران کا ایک خیرسگالی وفد اگلے موسم سرما میں پاکستان آئیگا۔ پاکستان کے وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج ایران کے وزیر تعلیم سے ملاقات کی اور انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی۔ جو انہوں نے قبول کر لی۔ ایران کے وزیر تعلیم نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ایران اور پاکستان کے درمیان طلباء اور اساتذہ

مجلس دستور ساز نے پاکستان کو جمہوریہ قرار دینے کے اختیارات حاصل کر لئے

اسمبلی جو قوانین بنائے گی تمام والیانِ ریاست ان کے پابند ہوں گے اور انہیں ملک کی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکیگا

کراچی ۲ اگست۔ مجلس دستور ساز نے باضابطہ طور پر طے کر لیا ہے۔ کہ اسے پورے پاکستانی علاقہ بشمول ریاستوں پر خود مختارانہ اور آزادانہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ آج مجلس نے ایک بل کی منظوری دی۔ کہ دستور ساز اسمبلی نہ صرف ڈومینین کی حیثیت سے پاکستان کا آئین بنا سکتی ہے۔ بلکہ آزادانہ اور خود مختارانہ جمہوریہ کی حیثیت سے بھی بنا سکتی ہے۔ مسٹر اے۔ کے بروہی نے بل پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسمبلی جو قوانین بنائے گی، تمام والیانِ ریاست ان کے پابند ہوں گے۔ اور انہیں ملک کی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ اس بل کے پیش کرنے سے یہ شک بھی دور ہو گیا ہے کہ ۱۹۴۷ء کے قانون آزادیٔ ہند کے تحت موجودہ آئین کی بنیاد ہے۔ دستور ساز اسمبلی آزاد اور خود مختار جمہوریہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ڈومینین کی حیثیت سے آئین بنائے گی۔ قانون آزادیٔ ہند میں ڈومینین کے بارہ میں تشریح نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے اس سے شکوک پیدا ہوتے تھے۔ اب موجودہ بل کی وجہ سے یہ شک دور ہو جائے گا۔ اس بل کا ایوان میں خیرمقدم کیا گیا۔ مسٹر دھریندرناتھ دت اور مسٹر شہود الحق نے کہا۔ کہ اس بل کی منظوری سے اسمبلی آزاد خود مختار جمہوریہ کا آئین بنا سکے گی۔ جام صاحب لس بیلہ نے کہا۔ کہ والیانِ ریاست کے صرف خاص اور دوسرے حقوق کا تحفظ ہونا چاہیئے۔ سردار عبدالرب نشتر نے کہا۔ کہ اس بل سے عوام کے تمام شکوک دور ہو جائیں گے۔ اور شرارت پسندوں کو شرارت کا موقعہ نہیں ملے گا۔ انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ نئے آئین میں بھی ایسی ہی دفعہ رکھی جائے۔ وزیر قانون مسٹر بروہی نے جواب میں اس تجویز کا...

تونس میں مکمل خود مختاری کی بنیاد پر آج نئی کابینہ بن جائے گی

تونس ۲ اگست۔ تونس کے سیاسی مبصرین کا خیال ہے۔ کہ آئندہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ملک میں نئی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جو فرانس سے داخلی خود مختاری کی تفصیلات کے بارہ میں بات چیت کرے گی۔ ہفتہ کے روز وزیر اعظم فرانس مسٹر مینڈیز فرانس نے تونس کو داخلی خود مختاری دینے کے ارادہ کا اعلان کیا تھا موجودہ وزیر زراعت طاہر بن امر نئی وزارت بنائیں گے۔ نئی حکومت بننے کے بعد تونس کی نئی حیثیت کے بارہ میں سمجھوتے کے لئے پیرس اور تونس میں بات چیت شروع ہو جائے گی۔ ادھر تونس کے فرانسیسی حکام نے تونس کی نو دستور پارٹی کے قوم پرست لیڈروں کو رہا کر دیا ہے۔ مشہور قوم پرست لیڈر حبیب بورقیبہ ابھی تک وسطی فرانس میں نظر بند ہیں۔ امید ہے۔ وہ بھی بہت جلد رہا کر دیئے جائیں گے۔ نو دستور پارٹی کے اس جلاوطن لیڈر نے تمام اہل ملک سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اب تشدد کی کوئی کارروائی نہ کریں۔

لاہور ۲ اگست۔ پنجاب اسمبلی کے چھ ضمنی انتخابات کے لئے آج پولنگ شروع ہو گیا۔ پولنگ دو روز تک جاری رہے گا۔ ووٹوں کی گنتی ۱۱ اگست کو شروع ہوگی۔

پاکستانی چائے کا برآمدی محصول
— ہٹا لیا گیا —

کراچی ۲ اگست۔ پاکستانی چائے کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر چائے کا برآمدی محصول وقتی طور پر ہٹا لیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ پاکستان کی چائے کی صنعت بیرونی منڈیوں میں دوسرے ملکوں کا مقابلہ جاری رکھ سکے۔ یہ اجازت بھی دے دی گئی ہے۔ کہ لندن سے پاکستانی چائے ڈالر کے علاقے کو برآمد کی جا سکتی ہے۔ اس طرح پاکستان اپنے ڈالر کے ذخیرہ میں اضافہ کر سکے گا۔ گذشتہ سال پاکستان میں ۲ کروڑ پونڈ چائے فروخت ہوئی۔

پچھلے سال تجارتی توازن پاکستان
— کے حق میں رہا —

کراچی ۲ اگست۔ جون ۱۹۵۴ء کو ختم ہونے والے سال میں پاکستان کی بیرونی تجارت کا توازن پاکستان کے حق میں رہا۔ توازن کی مقدار ۱۲ کروڑ پچاس لاکھ روپے تھی۔

ماسکو اور پیرس کے درمیان فضائی سروس

پیرس ۲ اگست۔ ماسکو اور پیرس کے درمیان براہ راست فضائی سروس جاری ہو گئی۔ یہ سروس چودہ گھنٹے میں پیرس سے ماسکو پہنچا دے گی۔ ایک ماہ ہوا۔ روس اور فرانس کے درمیان اس سلسلہ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے۔

نرائن گنج کی گودیوں کے لئے مشینوں کے آرڈر

ڈھاکہ ۲ اگست۔ پاکستان کی صنعتی اور ترقیاتی کارپوریشن نے نرائن گنج کی گودیوں کو جدید طرز کا بنانے کے لئے مشینوں کے آرڈر دے دیئے ہیں۔ ان گودیوں کو کارپوریشن نے ہفتہ کے روز اپنے انتظام میں لیا تھا۔ اب ان گودیوں کو وسعت دی جائے گی۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۳۰ جولائی۔ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۲ اگست حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے

"حضرت میاں صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج ٹمپریچر ۹۹ رہا۔ نقرس کی تکلیف میں بھی کمی ہے"۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

بین الاقوامی عدالت کے جج کا عہدہ
مختلف ملکوں کے بارہ اشخاص امیدوار ہیں

کراچی ۲ اگست۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے مختلف ملکوں کے بارہ اشخاص امیدوار ہیں۔ ان میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی ہیں۔ ایران۔ برما اور ہندوستان کے ماہرین قانون بھی امیدواروں میں شامل ہیں بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج کسی ملک کی نمائندگی نہیں کرتے۔

شاہ سعود اسلامی رہنماؤں سے ملاقات کریں گے

قاہرہ ۲ اگست قاہرہ سے رائٹر نے خبر دی ہے۔ کہ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سعود حج کے موقعہ پر بیرونی ملکوں کے مسلم رہنماؤں سے بات چیت کریں گے۔ اس سال پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ذکر الٰہی کی فضیلت

عن ابی الدرداء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکٰھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلیٰ قال ذکر اللہ قال معاذ بن جبل ما شیئ انجیٰ من عذاب اللہ من ذکر اللہ (جامع ترمذی)

ترجمہ:- ابو درداء کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں۔ جو تمہارے عملوں میں بہتر ہے۔ اور زیادہ پاک ہے تمہارے بادشاہ کے نزدیک اور تمہارے درجات میں زیادہ بلند ہے۔ اور تمہارے لئے سونا اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور اس بات سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمنوں کو ملو۔ اور ان کی گردنیں اڑاؤ۔ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ذکر الٰہی معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔

صوبہ سرحد کے احباب توجہ فرمائیں

احباب کرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش ہے کہ احباب سرحد جو تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے بہت غریب ہیں ماندہ ہیں۔ وہ میٹرک پاس کرنے کے بعد اعلےٰ تعلیم کے حصول کی طرف توجہ کریں۔ پس جہاں ہم کو روحانی تعلیم کے حصول کی ضرورت ہے وہاں دنیاوی تعلیم میں بھی بلند مقام حاصل کرنا چاہیئے۔ والدین اولاد کے واسطے جائدادوں کا فکر نہ کریں۔ بلکہ اعلےٰ تعلیم و تربیت و ہنر کے سکھانے کی کوشش کریں۔

سب امرأ اور صدور جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ان لڑکوں کی فہرست تیار کرکے خاکسار کو ارسال کریں۔ جو صوبہ سرحد یا باہر از سرحد مختلف کالجوں میں اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کہ وہ کن کن کلاسوں میں ہیں۔ اور کس کس کالج میں ہیں۔ اور کونسا مضمون لیا ہوا ہے جو طلباء ان میں قابل محنتی اور ہوشیار ہوں۔ مگر ان کے والدین ان کی امداد سے قاصر ہوں۔ تو وہ بذریعہ امیر یا وکیل صوبہ سرحد تعلیمی وظیفہ کی درخواست بھی کر سکتے ہیں۔ جو بعد از منظوری مجلس عاملہ مرکزیہ ان کو مناسب مدتک دیا جائے گا۔ یہ بھی تحریر کریں کہ والدین طالب علم کے خرچ میں کس قدر مدد دے سکتے ہیں۔ اور جماعت سے کس قدر ضرورت ہے۔ یہ قرضہ بعد از حصول تعلیم واپس کرنا ہوگا۔ دو ہفتہ کے اندر یہ فہرست ارسال کر دیں۔

قاضی محمد یوسف امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد ہوتی ضلع مردان

لنڈن مشن کا صحیح ایڈریس

ہمارے لنڈن مشن کا صحیح ایڈریس یہ ہے۔

The London Mosque
63 Melrose Road
London S.W. 18

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ اور خشوع خضوع سے قضا و قدر ٹل سکتی ہیں

"خدا تعالےٰ نے انسان کے قضا و قدر کو مشروط کر رکھا ہے۔ جو توبہ خشوع خضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہونچتی ہے۔ تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے۔ جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں۔ اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالےٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے۔ اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا اور دعائیں مانگتا ہے۔ تو وہ رؤیائے صالحہ یا الہام صحیحہ کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہونچے۔ تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے کہ جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔ اور کروڑہا صلحاء اور اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔" (ملفوظات)

قابل توجہ بقایا داران حصہ آمد

حصہ آمد کے جن احباب نے فارم ہائے اصل آمد ۱۹۵۲ء و ۱۹۵۳ء پر کرکے ارسال فرما دیئے ہیں۔ ان کی خدمت میں سال مذکور کا تفصیلی حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ دفتر کے اندراجات اور موصی احباب کی ادا کردہ رقوم میں اگر کوئی فرق ہو۔ تو اس کو دور کرنے کے لئے مرکزی خزانہ کے کوپن نمبر اور تاریخوں کے حوالجات درکار ہوں گے۔

جن احباب کے اندراجات درست ہوں اور ان کے ذمہ حصہ آمد کا کوئی بقایا واجب الادا ہو۔ تو ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ سلسلہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر ادائیگی بقایاجات حصہ آمد کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمائیں۔ جن موصی احباب کے ذمہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا ہو۔ اور وہ یکمشت ادا کرنے میں بوجھ محسوس کرتے ہوں۔ تو ایسے احباب علاوہ ماہانہ حصہ آمد کے قسط معین کرکے قسطوار بقایا کی ادائیگی کی منظوری حاصل کریں۔

وصیت کے حسابات کو مکمل طور پر up to date رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ کوئی واقعہ ہو جانے پر موصی کے وارثان کو کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ امید ہے احباب اس طرف فوری توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

احباب ادائیگی رقوم کرتے وقت وصیت نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اگر کسی صاحب کو وصیت نمبر یاد نہ ہو۔ تو وہ اپنی ولدیت معہ سکونت کے سیکرٹری صاحب مال کو لکھوا دیا کریں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم صحیح جگہ پر درج ہو سکیں۔ وصیت نمبر کا خط و کتابت میں دینا بھی نہایت ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

جناب ملک عمر علی صاحب کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے مجھے جرمن بیوی کے بطن سے فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اسے صالح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

درخواست دعا میرے والد خواجہ ثناء اللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندی پورہ کشمیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گلگت بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عنایت اللہ خالد فرسٹ ایر سٹوڈنٹ ٹی آئی کالج ربوہ حال گلگت

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ اگست ۱۹۵۲ء

ایک وحدہ (امت)

ایک لوکل معاصر کے حالیہ خاص نمبر میں "دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور" کے زیر عنوان "عہد نبوی کی ایک اہم دستاویز" شائع ہوئی ہے۔ جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے جو آجکل پیرس یونی ورسٹی میں کام کر رہے ہیں پہلے اپنے ایک لیکچر میں نقل فرمائی ہے۔ جو آپ نے حیدرآباد دکن کے مجلہ طیلسانیین میں "دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور" کے عنوان سے شائع کی اور پھر اپنی کتاب "عہد نبوی میں نظام حکمرانی" میں بھی نقل فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے آنے کے پہلے ہی سال رسول کریم صلعم نے ایک نوشتہ مرتب فرمایا۔ جس میں حکمران کے حقوق اور فرائض اور دیگر فوری ضروریات کا تفصیلی ذکر ہے۔ خوش قسمتی سے یہ دستاویز پوری کی پوری اور بلفظہ ابن اسحاق اور ابو عبید نے اپنی کتابوں میں محفوظ کی ہے۔ اور آج اسی کا کچھ بیان مقصود ہے۔

ہم اس سے چند دفعات ذیل میں درج کرتے ہیں:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) یہ ایک حکم نامہ ہے نبی اور اللہ کے رسول محمد کا قریش اور اہل یثرب میں سے ایمان اور اسلام لانے والوں اور ان لوگوں کے مابین جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں۔

(۲) تمام دنیا کے لوگوں کے بالمقابل ان کی ایک علیحدہ سیاسی وحدت (امت) ہوگی

(۲۵) اور بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت (یا امت) تسلیم کئے جائیں گے یہودیوں کو ان کا دین اور مسلمانوں کو ان کا دین۔ موالی ہوں کہ اصل۔ ہاں جو ظلم یا عہد شکنی کا ارتکاب کرے۔ تو اس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں نہیں پڑے گا۔

دستاویز میں اسی طرح تمام مومنین کے قبائل اور یہودیوں کے قبائل کا الگ الگ نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔

اس دستاویز سے ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور یہ دستاویز ان اصولوں کا بیان ہے جن پر اس حکومت کی بنیاد قائم کی گئی تھی۔ اس کے شہری نہ صرف مومنین تھے بلکہ غیر مسلم بھی تھے۔ جن میں سے یہودی نمایاں تھے۔

جو دفعات ہم نے اوپر نقل کی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جہاں تک سیاسی معاملات کا تعلق ہے۔ مومنین اور غیر مسلم ایک ہی سطح پر تھے۔ کسی کو کسی پر اس لحاظ سے کوئی فوقیت نہ تھی۔ بلکہ پوری مساوات تھی یہاں تک کہ دینی لحاظ سے بھی مومنین اور غیر مسلموں کو پوری پوری آزادی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے دین کے مطابق جس طرح چاہیں زندگی بسر کریں کسی دوسرے کو اعتراض کی گنجائش ہی نہیں تھی۔

اس معاہدہ کے مطابق تمام معاہد فریق ایک سیاسی وحدہ کے اجزا تھے جس کے لئے اصل دستاویز میں۔ لفظ "امت" استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ لفظ "امت" عربی زبان میں کتنی وسعت رکھتا ہے۔ اگر یہودی اس معاہدہ پر قائم رہتے۔ اور عہد شکنیاں حکومت کے خلاف بغاوتیں نہ شروع کر دیتے۔ تو یقیناً ان کو مدینہ کی ریاست سے کبھی خارج نہ کیا جاتا مگر انہوں نے کھلم کھلا حکومت کے خلاف باغیانہ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ اس لئے انہوں نے خود ہی اپنے حقوق مساوات جو اس چارٹر کے ذریعہ انہیں حاصل ہوئے تھے ضائع کر دیئے اور خود وحدہ یا امت سے نکل گئے۔

انہیں اس وحدہ یا امت سے جس میں انہیں مساوی سیاسی حقوق تفویض کئے گئے تھے مذہبی اختلاف کی بناء پر خارج نہیں کیا گیا تھا۔ اگر وہ چاہتے تو باوجود مذہبی اختلافات کے مومنین کے ساتھ تمام سیاسی حقوق میں پورے شریک رہتے اور اس سیاسی وحدہ یا امت کا جزو بنے رہتے مگر انہوں نے خود اس وحدہ یا امت کو توڑا اور حکومت کے جس وفاداری کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی تھی وہ کھینچ لی۔ اور کھلم کھلا حکومت سے باغی ہو گئے۔ اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو حکومت کا مجرم بنا لیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم چارٹر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے سیاسی حقوق کی وسعتیں کہاں تک چلی جا سکتی ہیں۔ وہ مومنین سے مل کر تمام دنیا کے بالمقابل ایک عمومی وحدہ یا امت بنا سکتے ہیں۔ جس میں انہیں ہر طرح کے ویسے ہی حقوق حاصل ہوں گے۔ جیسے کہ خود مومنین کو۔ اور ان کی کوئی جدوجہد سوائے غدر کے انہیں ان مساوی حقوق سے محروم نہیں کر سکتی

پاکستان کا جو اسلامی دستور بنایا گیا ہے ہمیں پوری توقع ہے کہ اسکو زیر عمل لاتے وقت اس روح کو قائم رکھا جائے گا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس چارٹر میں پائی جاتی ہے۔ آزادی کے اس عظیم چارٹر میں نہ صرف مومنین اور یہودی وغیرہ غیر مسلم مذہبی گروہوں اور اقوام کے ساتھ ایک وحدہ یا امت بنانے کے بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ خود مومنین کے مختلف گروہوں کے درمیان اتحاد و یک جہتی کی فضا قائم کرنے کے لئے بھی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہم پھر کبھی عرض کریں گے۔ البتہ اس سے جو ایک واضح سبق موجودہ مسلمانوں کو سیکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب یہودی جیسے اسلام سے بالکل مختلف دین کے پیرو اس سے مل کر مومنین کو ایک سیاسی وحدہ اور امت بنانے کے مجاز ہیں۔ تو مختلف خیال کے مسلمان ایک سیاسی محاذ کیوں قائم نہیں کر سکتے۔ آج جبکہ اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں کے اوطان مخالفوں کے نرغے میں آئے ہوئے ہیں۔ کیا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم چارٹر سے اتنا بھی سبق نہیں سیکھ سکتے کہ ہمیں اپنے تمام اندرونی اختلافات بھول کر ایک محاذ پر جمع ہو کر اسلام کے مخالفوں کے بالمقابل کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور کیا ہم اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے ایسا نہیں کر سکتے؟

سالانہ اجتماع — انتخاب نائب صدر

مجالس کی طرف مجوزہ ناموں کی اطلاع ۲۰ اگست ۱۹۵۲ء تک مرکز میں آجانی چاہئے

خالد ماہ جولائی ۱۹۵۲ء کے آخری صفحہ پر آئندہ سالانہ اجتماع کے بارہ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس اعلان میں نائب صدر مرکزیہ کے انتخاب کے بارہ میں بھی اعلان کیا گیا ہے۔

مجالس کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب آئندہ اجتماع کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھنا اور سمجھنا نہایت ضروری ہے

قاعدہ نمبر ۸۸۔ کسی عہدہ دار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

ا۔ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

ب۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

نوٹ:۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قائد یا زعیم تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

قاعدہ ۸۹۔ مجالس کے ہر عہدہ دار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داڑھی رکھے۔

۹۰۔ صدر مجلس کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ مرکز میں مقیم ہو۔

۹۱۔ انتخاب صدر کے لئے پہلے مجالس سے نام منگوائے جائیں گے۔ انتخاب سے ایک ماہ پہلے تمام ناموں سے مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی۔ تا وہ اپنی مجالس عاملہ میں یہ نام پیش کر کے ایک نام منتخب کریں۔ اور اپنے نمائندگان شوریٰ کو یہ ہدایت کریں کہ اس کے حق میں رائے دیں۔

۹۲۔ جملہ امیدواروں کے نام ان ووٹوں کی تعداد کے ساتھ جو انہوں نے حاصل کئے ہیں۔ خلیفۃ وقت کے آخری فیصلہ اور منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے

۹۳۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر صوبائی قائد مقامی و زعمائے حلقہ ایک سال کے لئے

۹۵۔ کوئی خادم ایک ہی عہدہ پر متواتر دو مرتبہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفۂ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنٰی قرار دیں۔

۹۸۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور اعلانیہ ہوگا۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ انتخاب میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحۃً پروپیگنڈا کرے۔

۹۹۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۰۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا۔

ضروری نوٹ:۔ یہ قواعد انتخاب صدر کے لئے ہیں۔ لیکن چونکہ موجودہ وقت میں نائب صدر مرکزیہ ہی صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے نائب صدر کا انتخاب انہی قواعد کے ماتحت ہوگا۔ جملہ مجالس ۲۰ اگست ۱۹۵۲ء سے قبل اپنے ہاں اجلاس عامہ بلا کر نائب صدر مرکزیہ کے لئے کم از کم تین موزوں خدام کا نام تجویز کریں۔ اور ان سے مجلس مرکزیہ کو ۲۰ اگست ۱۹۵۲ء تک اطلاع دیں۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۲ء کے بعد پہنچنے والے کسی نام پر غور نہیں کیا جائے گا

دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مجالس کو مجوزہ ناموں سے اطلاع کر دی جائے گی۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔

قرآن مجید کا معیارِ نجات

اسلام کے دینِ فطرت ہونے پر ایک واضح دلیل

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

حصولِ نجات انسان کا فطری تقاضا ہے۔ ہر مذہب میں نجات مکتی اور فلاح کو انسان کا منتہائے مقصود قرار دیا گیا ہے۔ اور مذہب درحقیقت اس مقصود کے پانے اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ اور راستہ ہے۔

تین بڑے مذاہب۔ ہندو دھرم۔ عیسائیت اور اسلام نے جہاں نجات کا تصور مختلف رنگوں میں بیان کیا ہے۔ وہاں اس نجات کا معیار بھی مختلف بتلایا ہے۔ ہندو دھرم کی رو سے انسان کی پیدائش بندھنوں اور علائق کا مجموعہ ہے۔ اور ان بندھنوں سے چھوٹنے کو نجات قرار دیا گیا ہے۔ انسان اس دنیا میں گناہ کی پاداش بھگتنے کے لئے آتا ہے۔ اور پھر مزید گناہوں کے ارتکاب کے نتیجے میں یہ دنیا اس کے لئے ایسی دلدل بن جاتی ہے۔ جس سے نکلنا ناممکن اور محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ ایک گناہ کے نتیجہ میں اواگون (تناسخ) کے نہ ختم ہونے والے چکر میں پھنس جاتا ہے۔ اور ہندو دھرم کے مطابق مکتی ایک لاحاصل تصور ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہندو دھرم کی مکتی اگر حاصل بھی ہو جائے۔ تب بھی عارضی اور محدود ہوتی ہے کیونکہ اس کی بنیاد انسان کے محدود اعمال پر ہے۔ خدا کے فضل کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اس لئے وہ بہرحال محدود ہوگی۔ ہندو دھرم نے اس نجات کے حاصل کرنے کا معیار یہ قرار دیا ہے۔ کہ انسان گناہوں سے بالکل پاک ہو جائے۔ اور زندگی میں اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ یہ معیار اس نظریہ پر مبنی ہے۔ کہ ایشور کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ پس ہندو دھرم کے رو سے جب کسی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے۔ تو اسے اسکی سزا کے لئے جنموں کے مختلف چکروں میں سے گزرنا پڑے گا۔ اور اس طرح اس کی نجات کبھی بھی ممکن نہ ہوگی۔

عیسائیت نسلِ آدم کو پیدائشی گنہگار مانتی ہے۔ اور اس میلانِ گناہ اور گناہ کے خاتمہ کو نجات کے نام سے تعبیر کرتی ہے۔ عیسائیت کے نزدیک بھی خدا باپ بغیر معاوضہ اور کفارہ کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ اس نے اپنی اس کمزوری کا ازالہ یوں کیا۔ کہ اس نے اپنے اکلوتے کو اپنا نداروں کی نجات کے لئے کفارہ کر کے صلیب پر مار دیا۔ اور اسکی تین دن کی ہاویہ کی سزا کے بدلے اس پر ایمان لانے والے ہمیشہ کے لئے بخشے جائیں گے۔ عیسائیت نجات اور بہشت کو دائمی قرار دینے کے ساتھ ساتھ جہنم اور سزا کو بھی دائمی اور محدود قرار دیتی ہے۔ جہاں پر گنہگاروں کے لئے ابد الآباد تک رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

عیسائیت کا پیش کردہ تصورِ نجات بھی فطری نہیں۔ ہر شخص کے اپنی صلیب خود اٹھانے کا اصول تو بہت اچھا ہے۔ مگر اس اصول کو جامہ عمل پہنانے کا موقع دینا بھی ضروری ہے۔ اگر غلطی اور گناہ کا ارتکاب انسان کے لئے ممکن ہے۔ تو اس کے ازالہ اور تلافی کا بھی اسے موقع ملنا چاہیئے۔ آج کے گنہگار کے دل کے زنگ کے دور کرنے میں اور حضرت مسیحؑ کے دو ہزار سال پیشتر یہودیوں کے ہاتھوں صلیب پر مرنے میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ درحقیقت عیسائیت کا تصورِ نجات بھی اسی محور کے گرد چکر کھاتا ہے۔ کہ انسان کے گناہ کسی بیرونی معاوضہ کے بغیر دھوئے نہیں جا سکتے۔ اور گنہگار انسان کے لئے نجات نہیں ہے۔ اور پھر جب کوئی انسان ایک مرتبہ مستحق سزا قرار دیا گیا۔ تو کبھی بھی اس کے لئے اس جہنم سے نکلنا ممکن نہ ہوگا۔

اسلام انسان کو اس دنیا میں آتے وقت پاک اور معصوم مانتا ہے۔ اور اسے لامحدود روحانی طاقتوں کا مالک قرار دیتا ہے۔ جن کے پنپنے اور نشوونما پانے کے لئے اسے اس میں پیدا کیا گیا ہے۔ اگرچہ انسان کی یہ زندگی ناپائیدار اور محدود ہے۔ مگر انسان اس جگہ سے وہ ذخیرہ جمع کرتا ہے۔ جو آخرت میں لامحدود ترقیات کا موجب بنتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے نجات (گناہ سے چھوٹ جانا) محض منفی کمال ہے۔ اور انسان کا اصلی درجہ اس کے منفی کمال میں نہیں بلکہ مثبت کمال میں ہے۔ مثبت کمال انسان کا یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ظرف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات میں ہمرنگی اختیار کرے۔ اور اس کے اخلاق کو اپنائے۔ گناہ انسانی فطرت کا خاصہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کے غلط استعمال کا نام ہے۔ جس طرح انسان کے لئے گناہ کا ارتکاب ممکن ہے۔ اسی طرح اس کا ازالہ بھی انسان کے اختیار میں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ انسان کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جس کے لئے نہ تناسخ کے چکر کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی مقدس کی صلیبی موت درکار ہے۔ بلکہ گنہگار کے دل کا زنگ خود دل کے آنسوؤں سے دھویا جاتا ہے۔ اور اس تختی کو صاف کرنے کے لئے خود انسان کی کاوش اور اس کے گریہ و بکا کی ضرورت ہے۔

اسلام نے معیارِ نجات یہ قرار دیا ہے۔ کہ انسان کی غلطیوں اور اس کی نیکیوں کا موازنہ ہوتا رہتا ہے۔ اور جس شخص کے اعمال میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ وہ براہِ راست نجات پا جائیگا۔ فامّا من ثقلت موازینہ فاولٰئک ھم المفلحون۔ جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں گی۔ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ گویا گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اپنی نیکیوں کے ذریعہ سے گناہ کے بد اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہاں اسلامی عقیدہ کے مطابق مستحق سزا گنہگار بھی ابد الآباد کے لئے جہنم کے گڑھے میں نہ گرائے جائیں گے۔ بلکہ ایک لمبی مدت کے بعد (جو حسب حالات ہر گنہگار کے لئے مختلف ہوگی) اپنی اپنی اصلاح کے بعد سب گنہگار جہنم سے نکل آئیں گے۔ اور سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور اپنی فطرت کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور انسانیت کے اصل مقصد کو پورا کریں گے۔ گویا اسلام ہر گرنے والے کو سنبھلنے کا موقع دیتا ہے اور گر جانے کے باوجود اس کے اٹھنے کی راہ پیش کرتا ہے۔ اور پھر ہر ناکارہ سے ناکارہ انسان کو بھی آخرکار خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکاتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے جنت انسان کی نیکی پر خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے۔ اور جہنم انسان کی بدی کی اصلاح کی خاطر ہے۔ اسی لئے اسلام نجات کو غیر محدود اور جہنم کو محدود قرار دیتا ہے۔

قرآن مجید کا نظریہ کس قدر معقول اور فطری ہے۔ وہ انسان کو پچھلے گناہوں کی پیداوار قرار نہیں دیتا۔ اسے ایک مستقل پاکیزہ وجود ٹھہراتا ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی روحانی ترقیات کے دروازے کھولتا ہے۔ اور اس میں لامحدود استعدادیں مانتا ہے اور پھر ان استعدادوں کے ابھرنے کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے لئے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ اس نے اس کے لئے معیارِ نجات ایسا مقرر کیا ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر انسان کے لئے کامیابی کا امکان ہے۔ کسی مرحلہ پر اسے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا یہ امید افزا پیغام گنہگاروں میں روح زندگی پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اے میرے بندو بے شک تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ مگر خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف کر سکتا ہے۔

بے شک اسلام گناہ کو زہر قرار دیتا ہے۔ مگر وہ اس زہر کا تریاق بھی پیش کرتا ہے۔ اور گرے ہوئے بندوں کو اٹھاتا ہے۔

اگر کوئی ہندو دھرم۔ عیسائیت اور اسلام کے پیش کردہ تصورِ نجات اور اس کے معیار پر غور کرے۔ تو اسے اسلام کے دینِ فطرت ہونے پر ایک واضح دلیل نظر آ سکتی ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی مطبوعات

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہر قسم کا اسلامی لٹریچر تیار کرنا اور قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر اور قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر قرآن مجید کے مشکل مقامات کا حل اور دیگر علوم قرآنیہ کی اشاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور کتب احادیث کی طباعت نیز حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے ملفوظات اور آپ کی تحریرات سے موجودہ مفاسد کا حل اور مغربی مصنفین کے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات وغیرہ دینا ہے۔

کمپنی ہذا کو کام کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔ اور کمپنی نے پریس بھی خرید لیا ہے۔ مندرجہ ذیل کتابیں زیر کتابت ہیں۔ جو عنقریب چھپوائی جائیں گی۔

(۱) **سیرت خیر البشرؐ**۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے۔ اور تمام واقعات صحیح بخاری سے ماخوذ ہیں

(۲) **نبیوں کا سردارؐ**۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات از ولادت تا وفات دیئے گئے ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف لطیف دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی سے ماخوذ ہیں

(۳) **اسلامی اصول کی فلاسفی**۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف ہے۔ جو اپنی شہرت کی وجہ سے محتاج تعارف نہیں۔

(۴) **بحث**۔ جو تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے داخل کی گئی تھی اس میں اسلامی آئیڈیالوجی اور احمدیت پر بڑے بڑے مشہور اعتراضات کے جوابات درج ہیں۔

ان کتابوں کے فروخت کرنے کے لئے مختلف شہروں میں ہمیں ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو کمیشن پر ان کتابوں کو فروخت کر سکیں۔ ترجیح ان دوستوں کو دی جائے گی۔ جو آرڈر کے ساتھ کم از کم نصف قیمت ادا کر دیں گے۔ کمیشن ۲۵ فیصدی دیا جائے گا۔ خاکسار جلال الدین شمس ربوہ

اسلام کی خصوصیّات

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۲)

۷۔ اسلام کی ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی الہامی کتاب قرآن مجید نہ صرف اپنی اخلاقی اور روحانی تعلیم کے لحاظ سے ہی بے مثل ہے۔ بلکہ فصاحت و بلاغت کے دل آویز طرز بیان میں بھی نظیر نہیں رکھتی۔ چنانچہ اس کا بڑی تحدی سے دعویٰ ہے۔ کہ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل ع ۱۰) اگر تمام جہان کے لوگ بھی مل کر کوشش کریں۔ تو ایسی کتاب بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ معجزانہ کلام خود زندہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ ایک انسان تو کیا۔ انسانوں کی مجموعی طاقت بھی اس کا جواب نہیں لا سکتی۔ نعم ما قیل سہ

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
بھلا کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

نیز قرآن مجید کی زبان عربی ایک زندہ زبان ہے اور قوموں میں بولی جاتی ہے بخلاف دوسری الہامی کتابوں کی زبانوں کے۔ یہ خدا کی فعلی شہادت اس امر پر ہے۔ کہ وہ قادر اور توانا چاہتا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں پھیل جائے۔ اور لوگ اس کو قبول کریں۔ کیونکہ الہامی کتاب کی زندگی زبان کی زندگی پر موقوف ہے جب الہامی کتاب کی اصل زبان کو سمجھنے والا ہی کوئی نہ ہوگا۔ تو اس کی تعلیم سے فائدہ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ اسلام کی آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ہمیشہ زندگی اور تجدید کا وعدہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ ریورنڈ باسورتھ سمیتھ فرماتے ہیں۔

"جس مذہب میں تجدید نہیں۔ وہ فنا ہونے کے لئے منتظر ہیں۔ پھر دم تکتے ہیں۔ کہ پروفیسر میکس مولیر سچ کہتے ہیں۔

"کہ ہر ایک مذہب جس کی بار بار تجدید نہیں ہوتی۔ خواہ وہ کیسا ہی مقدس ہو ضرور رفتہ رفتہ تباہ ہو جاتا ہے"

کیونکہ ایک باغ۔ باغبان اور آبپاشی کے بغیر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذہب بغیر انبیاء، مجددین امت اور کلام الہیٰ کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو اس معیار پر ہم تمام مذاہب عالم کو دیکھتے ہیں۔ سوید وں کے بعد آریہ سماج کے عقائد کے مطابق کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس نے دعویٰ کیا ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس باغ کی آبیاری و حفاظت کے لئے مامور ہوا ہوں۔ ایسا ہی اہل کتاب یہودی اور پھر ان کے بعد عیسائی مسیح ابن مریم علیہ السلام پر یہ سلسلہ ختم کر دیتے ہیں۔ گویا وہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہیں۔ کہ اب ہمارے مذہب میں زندگی نہیں۔ جسمانی ربوبیت کے لئے تو بے شک ہر زمانے میں آسمان سے پانی برسنے کی ضرورت ہو مگر روحانی ربوبیت کے لئے صرف وہی پانی کافی سمجھ لیا جائے جب مختلف قسم کے لوگوں کی دستبرد نے مصفیٰ رہنے نہ دیا ہو۔

یہ کیسی خوفناک غلطی ہے۔ الحمد للہ کہ اسلام ایسی غلطیوں سے پاک ہے۔ اس میں یہ بشارت موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا" (ابوداؤد جلد ۲) کہ ہر صدی کے سر پر خدا کی طرف سے ایسے پاک انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو اسلام کی تعلیم پر چل کر خدا سے ہم کلامی کا شرف حاصل کریں گے۔ اور گلشن اسلام کی آبیاری کر کے اسے سرسبز و شاداب رکھیں گے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ہر صدی میں ایسے مجدد مبعوث ہوئے جنہوں نے بدعات کا قلع قمع کر کے صحیح اسلام کو قائم کیا۔ اور اس پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود مجدد ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔ اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے۔ جس کا باغبان کوئی نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے دار اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑ ہوتی ہے۔ وہ بالکل جاتی رہی۔ اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا۔ اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر صدی کے سر پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی۔ اور اس کو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کوئی بندۂ خدا اصلاح کے لئے قائم ہوا۔ جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور ان کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو ان کی رسم و عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کی آخری جنگ ہے۔ خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اسلئے وہ سب مذہب مر گئے۔ ان میں روحانیت باقی نہ رہی" (لیکچر سیالکوٹ)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس بات کا ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے۔ جو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے۔ جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے" (لیکچر زندہ رسول)

پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ مخاطبہ پا کر دین اسلام کی تجدید کی۔ نشانات و معجزات اور پیشگوئیوں کے ذریعہ اسلام کا غلبہ دیگر ادیان پر ثابت فرمایا۔ اور آپ کا وجود باجود اس امر کی زندہ اور روشن دلیل ہے۔ کہ زندہ مذہب اسلام ہی ہے کیونکہ اس کی تعلیم پر ہی چل کر خدا کے انوار اور برکات حاصل ہوتے ہیں

۹۔ اسلام کی نویں خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی امن کی بنیاد ڈالتا ہے۔ مذہب اسلام خدا تعالیٰ کو رب العالمین کی حیثیت میں پیش کرتا ہے۔ انسان چونکہ جسم و روح کا مرکب ہے۔ اس لئے اس رب العٰلمین خدا نے دنیا کے شروع سے ہی جہاں انسان کی جسمانی ربوبیت کا انتظام فرمایا ہے۔ سو وہاں شروع ہی سے انسان کی روحانی ربوبیت اور روحانی ترقی کے سامان بھی پیدا فرمائے ہیں۔ اور اس روحانی ترقی کے لئے ہی الہام و وحی اور انبیاء و مرسلین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور ابتداء آفرینش سے ہی مختلف علاقوں اور مختلف قوموں میں اپنے مامور بھیجے۔ چنانچہ فرمایا "اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" (انعام ع ۲) خدا نے ہر امت و قوم میں اپنے نذیر اور روحانی مصلح مبعوث فرما کر اپنی عالمگیر رحمت کا ثبوت دیا ہے۔ کہ وہ سب قوموں کا یکساں خدا ہے اور اس کی صفت ربوبیت اور رحمانیت سب عالم پر حاوی ہے۔ اس لئے جب ہم یہ تسلیم کریں کہ ہر قوم میں خدا کے مامور اور مصلح آتے رہے ہیں۔ تو لازماً ہمیں ان کی صداقت کا قائل ہو کر ان کی عزت و تکریم کرنی پڑتی ہے۔ اور درحقیقت پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم ہی بین الاقوامی امن و امان کا باعث ہو سکتی ہے چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس قرآنی اصل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں۔ جو دنیا میں آئے۔ خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں۔ چین میں یا کسی اور ملک میں۔ خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے۔ جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں۔ یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے"

(تحفہ قیصریہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بھارتی اخبارات کا زاویۂ نگاہ

بھارت میں اردو کی پوزیشن

ہمارے دیش میں اردو کی پوزیشن کیا ہے؟ آزادی ملے سات برس ہو چکے۔ اس کے باوجود دیش میں اردو کے کتنے ہی روزنامہ، ہفتہ وار اور ماہوار اخبارات شائع ہوتے ہیں ہمارے کتنے ہی کوی اور ساہتیہ کار اردو میں لکھتے ہیں اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اردو کا پریس جتنا پرجوش اور زندہ ہے۔ اتنا ابھی راشٹر بھاشا ہندی کا بھی نہیں ہے۔ آج بھی ہمارے لیکھک اور اپدیشک — چاہے وہ دھرم کے متعلق لکھ اور بول رہے ہوں یا راج نیتی کے متعلق اپنے طرز بیان میں زور پیدا کرنے کے لئے اردو کے شعر استعمال کرتے ہیں۔ آج بھی ہم اردو کے کویوں اور ساہتیہ کاروں کی تحریروں کو اپنے دیش کے ساہتیہ کا بیش قیمت سرمایہ سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اردو کی پوزیشن کیا ہے۔ یقینی طور پر ہم اسے راشٹر بھاشا نہیں بنا سکتے تھے — اس میں خوبیاں بھی ضرور۔ لیکن راشٹر بھاشا بننے کی صلاحیت نہیں۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری اس کا رسم الخط یا لیتی جو ٹائپ کی قید میں آنا نہیں چاہتی۔ حیدرآباد کے نظام صاحب نے ایک بار اردو کا ٹائپ رائج کرنے کی کوشش کی تھی۔ کروڑوں روپیہ انہوں نے خرچ کیا۔ لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ پاکستان نے اردو کو اپنی قومی زبان بنایا تو اردو کا ٹائپ بنانے کی یہ کوششیں پھر شروع ہوئیں امریکہ میں اس ٹائپ کو بنایا گیا۔ حکومت پاکستان نے اس ٹائپ کو استعمال کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن بھاری تردد اور محنت کے بعد جب یہ ٹائپ بنا اور تجربے کے لئے کراچی کے اردو ڈان نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔ تو لوگوں نے حیرت سے دیکھا کہ اس نئے ٹائپ میں لکھی اردو کو وہ پڑھ نہیں سکتے۔ اردو کا ڈان اس نئے ٹائپ کے ساتھ چل نہیں سکا۔ ختم ہو گیا۔ اور اردو کے حامیوں نے ایک بار پھر محسوس کیا۔ کہ فارسی کا رسم الخط ٹائپ کی قید میں نہیں آسکتا۔ تجربے اب بھی ہو رہے ہیں امریکہ اور برطانیہ میں کچھ لوگ رات دن اس کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی محنت سپھل ہوگی اس کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ اپنی اس خامی اور کمزوری کی وجہ سے اردو نہ تو ہمارے دیش کی راشٹر بھاشا بن سکتی تھی اور نہ ہی یہ استحقاق صرف ہندی کو مل سکتا تھا اور بجا طور پر ملا۔ لیکن راشٹر بھاشا بنے بغیر بھی تو ایک زبان زندہ رہ سکتی ہے۔ ہمارے دیش میں قریباً دو درجن بھاشائیں ہیں۔ وہ سب کی سب راشٹر بھاشائیں نہیں ہیں۔ اس کے باوجود موجود ہیں بولی جاتی ہیں۔ لکھی جاتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا اردو بھی وسیع طور پر بولی اور لکھی جاتی ہے ہندی کے راشٹر بھاشا بننے کے بعد بھی اردو کا پریس ہندی کے پریس سے زیادہ پراثر، پرجوش اور طاقتور ہے۔ لیکن اس کے باوجود اردو کی پوزیشن کیا ہے؟ راشٹر بھاشا وہ ہے نہیں۔ بن نہیں سکتی تھی۔ اس میں صلاحیت نہیں تھی۔ آج کسی علاقے کی زبان بھی تو وہ نہیں۔ عملی طور پر ہندوستان بھر میں بولی اور سمجھی جانے والی بھاشاؤں میں انگریزی اور ہندی کے بعد تیسرے درجہ پر ہو آئینی اور قانونی طور پر کسی بھی درجے پر نہیں۔ نہ وہ ہندوستان کی بھاشا ہے نہ کسی صوبے کی۔ تب اس کی پوزیشن کیا ہے؟ بھوشیہ کیا ہے؟

یہ کہنا کہ اردو اس ملک کے اندر کسی کی بھی زبان نہیں، مسلم لیگ کے ساتھ اسے بھی پاکستان بدر کر دیا گیا سراسر غلط ہے۔ زبانیں نہ تو آج تک کبھی جلاوطن ہوئی ہیں۔ نہ آئندہ ہو سکتی ہیں۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اردو مسلمانوں کی بھاشا ہے۔ اس لئے اسے ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں ملنی چاہیئے۔ بھاشاؤں کا کبھی کسی مذہب سے تعلق ہوا ہے۔ آج بھی نہیں ہے اردو کے بہترین کوی اور ساہتیہ کار ہندو ہیں اردو اخباروں میں سب سے زیادہ چھپنے والے اور سب سے زیادہ پراثر اخبار ہندوؤں کے ہیں۔ تب اس غیر قدرتی اور مصنوعی بات کو ہم کیوں مان لیں کہ اردو مشرف بہ اسلام ہو چکی اس لئے ہندوؤں کو اس کا بائیکاٹ کر دینا چاہیئے ایسا کرنا خود اپنے ساتھ ناانصافی کرنا ہے اس مہان ساہتیہ کے ساتھ ناانصافی کرنا ہے۔ جو اردو بھاشا میں پیدا ہو چکا ہے۔ اور جسے پیدا کرنے کے لئے ہندوؤں نے مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ ایسی حالت میں میں سمجھتا ہوں کہ اردو کو بطور ایک علاقائی بھاشا کے زندہ رہنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے کوشش ہونی چاہیئے۔ (ملاپ)

اردو کا مقام

متحدہ اقوام کے تعلیمی اور سماجی ادارہ کو جاننے تنبیہ جس نے اردو زبان کو دنیا کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں تیسرا درجہ دیا ہے۔ یعنی چینی اور انگریزی کے بعد اردو سب سے زیادہ بولی جاتی ہے۔

صرف پریس کمیشن کی رپورٹ پر نظر ڈالئے جس نے ہندوستان کے تمام اخباروں میں اردو کے اخباروں کی تعداد بہت زیادہ بتائی ہے۔ مگر ہماری حکومت اپنے طرز عمل سے یہ دکھانا چاہتی ہے کہ اردو کا جہلم ۱۹۴۷ء میں ہو چکا ہے۔ اور اب اس کا نام و نشان باقی نہیں ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ اردو مشترک زبان نہیں، صرف مسلمانوں کی زبان ہے تو کیا ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کے لئے یہ بھی گوارا نہیں کہ اردو کو باقی رکھا جاسکے؟ اگر مسلمان، مسلمان کی حیثیت سے گوارا کیا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی زبان کو بھی گوارا نہ کیا جائے۔ (الجمعیت)

اخبار بینی

آج ایک جاپانی روزنامہ کا سالنامہ دیکھنے کا اتفاق ہوا — حیرت ہوئی کہ جاپان غلام ہونے کے باوجود اخبار نویسی کے معاملہ میں ساری دنیا سے آگے ہے۔ اور ہندوستان آزاد ہونے کے باوجود سب سے پیچھے نظر آتا ہے۔ سن کر حیرت نہ کیجئے کہ اس جاپانی اخبار کی اشاعت ۴۰ لاکھ ہے۔ صرف ۷ کروڑ کی آبادی میں ۴۰ لاکھ اور ہر پانچ منٹ کے بعد اس کا نیا ایڈیشن نکلتا ہے۔ یوں کہیئے کہ پڑھنے والے ہر پانچ منٹ کے بعد نئی خبریں مانگتے ہیں۔ یہ شوق کی انتہا ہے۔

اس اخبار کے اپنے موٹر اور اپنے ہوائی جہاز ہیں۔ ریڈیو اسٹیشن بھی اس کا الگ ہے اور اب تو وہ اپنا ٹیلی ویژن بھی شروع کر رہا ہے۔ جاپان کا کوئی کونہ ایسا نہیں۔ جہاں یہ اخبار نہ پہنچتا ہو۔ بعض دوسرے ممالک مثلاً امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ میں بھی لوگ بے انتہا اخبار پڑھتے ہیں۔ اور ایک بھنگی کے ہاتھوں میں بھی اخبار نظر آتا ہے لیکن جاپان نے اس معاملہ میں سب کو مات دیدی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ باپو کے ذنبیر جی کے الفاظ میں یہ سوچنے کی بات ہے؟ جواباً عرض ہے کہ جاپان میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہاں کے لوگ اخبار پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دوسرے کا اخبار مفت میں پڑھنا اپنی انسلٹ سمجھتے ہیں۔

اس کے برعکس ہندوستان میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور جو کچھ ہے اس میں زیادہ لوگ مفت خور ہیں۔ وہ اخبار کے لئے ایک دھیلہ اپنی جیب سے خرچ نہیں کرنا چاہتے

ایک دفعہ راقم نے ریل میں سوار ہوتے ایک اخبار بھی خرید لیا۔ بس کیا تھا وہ اخبار سب ساتھیوں کی "گھر کی جاگیر" بن گیا۔ کوئی صاحب اس کا صفحہ ۲ طلب کر رہے تھے۔ اور کوئی صفحہ ۳ مانگ رہے تھے اور کسی نے بلا تکلف صفحہ ۴ اور صفحہ ۱ پر قبضہ جما لیا تھا۔ ایک "اخبار" اور سو بیمار تھوڑا تھوڑا مزہ سب نے چکھ لیا۔ اور سب خوش کہ ہم خبریں پڑھ کر سیاست دان بن گئے۔ سیاستدان اس لئے کہا کہ اخبار پڑھنے کے بعد ریل کا ڈبہ اچھا خاصا بحث گاہ بن گیا تھا۔

ایک دوست جو اچھے خاصے کھلتے پیتے اور پڑھے لکھے ہیں پوچھنے لگے آج کل دنیا کا حال بتایئے کہ کدھر جا رہی ہے — میں نے جواب میں کہدیا کہ مریخ کی طرف اڑی چلی جا رہی ہے۔ کہنے لگے میاں تم تو مذاق کرتے ہو۔ میں تو یہی پوچھنا چاہتا تھا کہ آجکل کی خبریں کیا ہیں۔ میں نے کہا اگر خبریں معلوم کرنا چاہتے ہو تو اخبار خریدیئے — چار جوتے میں ایک چھوٹی سی پتی لگا کر دو پیسے لے لیا ہے تو مفت میں خبریں کیوں بتا دوں —— خاموش ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ جناب کیا بتاؤں اخبار پڑھنے کے لئے فرصت ہی کہاں! — اور پھر ان میں خبریں بھی تو جھوٹی ہوتی ہیں!

لیجئے انہوں نے جڑ ہی کاٹ دی
وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا

اب کون تھا کہ ان حضرت کے ساتھ مغز پچی کرتا یہ حالت ہمارے دوست ہی کی نہیں بلکہ آپکے دوستوں کی بھی ہوگی۔ اور پھر ان کے دوستوں کی۔ دور تک یہ سلسلہ نظر آتا ہے۔ اسی لئے ہندوستان میں اکثر اخبار رونا روتے رہتے ہیں اور ہم لوگ تو ماشاء اللہ ایسے "اخبار بین" کہ اپنے دو چار ٹوٹے پھوٹے اخبار بھی نہیں چلا سکتے۔

سوال یہ ہے کہ لوگوں کو اخبار بینی کا شوق کیسے پیدا ہو۔ اور وہ کیسے محسوس کریں کہ مضبوط پریس ہی ہماری ترقی کا ضامن ہے — اس کا جواب یہ ہے کہ تعلیم کو فروغ دیجئے۔ بچوں کو پڑھایئے اور اگر بڑے لوگ بھی بے پڑھے ہیں تو ان کے لئے تعلیم بالغان کے مرکز کھولئے۔ اور جو دوسروں کے اخبار پڑھنے کے عادی ہیں۔ انہیں اخبار خرید کر پڑھنے کا عادی بنایئے۔ ایک دوست نے بتایا کہ ان سے کافی ہاؤس میں جہاں وہ کافی پی رہے تھے۔ کسی صاحب نے اخبار مانگا — اس کی قیمت دو پیسے تھی۔ بجائے اس کے کہ وہ اخبار پڑھنے کو دیتے دو پیسے ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے کہ لیجئے بازار سے خریدیئے اور پڑھیئے — کہتے تھے کہ وہ (باقی صفحہ)

پاکستان بھاکڑہ پراجیکٹ سے پیدا شدہ خطرہ کو ناکام بنانے میں کامیاب ہو جائیگا

متاثرہ علاقوں میں دریائے چناب کا پانی پہنچایا جائیگا۔ بڑی طاقتوں کو تنازعہ کشمیر کیطرف فوری توجہ دینی چاہیئے

وزیراعظم پاکستان کی ماہانہ نشری تقریر

کراچی یکم اگست آج وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اعلان کیا کہ بھاکڑہ پراجیکٹ سے پیدا شدہ خطرے کو ناکام بنانے کے لئے پاکستان نے جو ہنگامی اقدامات اور متبادل انتظامات کئے ہیں۔ ان میں پاکستان کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وزیراعظم نے بتایا۔ کہ جو نئی نہریں کھودی جا رہی ہیں۔ ان پر اندازاً ساڑھے بائیس کروڑ روپے صرف ہوں گے۔

مکمل متن

وزیراعظم نے کہا۔ آج میں قوم سے ایک ایسے مسئلہ پر خطاب کر رہا ہوں۔ جو ہم سب کے لئے نہایت اہم ہے۔ میری مراد دریائے ستلج کے پانی سے ہے جس کا رخ ہندوستان نے ہماری طرف سے اپنی جانب موڑ لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم تک جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان نے بھاکڑہ نہریں ۱۳ مئی کو ہی پانی جاری کر دیا تھا۔ اگرچہ ہندوستان کا کہنا ہے۔ کہ اس نے نہر میں پانی آزمائش کے طور پر ڈالا تھا۔

ہندوستان کی اس یک طرفہ کارروائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ فیروزپور کے زیریں علاقہ میں ستلج میں جتنا پانی ہوتا تھا۔ وہ ایک چوتھائی رہ گیا۔ بارش کی وجہ سے اگرچہ پانی بڑھ گیا ہے۔ لیکن ستمبر میں صورت حال نازک ہو جائیگی۔ اگر اس وقت ہندوستان نے ہماری ضرورت کے مطابق پانی نہ دیا۔ تو ہماری معیشت کو زبردست نقصان پہنچے گا۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کی حکومت ملک کے مفاد کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور ہندوستانی کارروائی سے جو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے ملک کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ عالمی بنک کی نگرانی میں نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں بات چیت جاری ہے۔ اور امید ہے۔ کہ ۱۰ اگست کو جب گفت و شنید پھر شروع ہوگی۔ تو مسئلہ کا کوئی پُرامن حل نکل آئے گا۔

آبپاشی کی سکیمیں

مسٹر محمد علی نے کہا۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھیں گے۔ ہمیں ان دریاؤں سے زیادہ سے زیادہ پانی لینا ہے۔ جن میں بیرونی مداخلت ممکن نہیں۔ کئی سکیموں پر خاصا کام ہو چکا ہے۔ جن کا مقصد چناب۔ راوی اور ستلج کے پانی کو ملانا ہے۔ دراصل یہ سکیمیں نئے علاقوں کی آبپاشی کے لئے بنائی گئی تھیں۔ لیکن ان سے ہنگامی حالات میں قلت کسی حد تک دور کی جا سکتی ہے۔ جن سکیموں پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ ان پر کام کی رفتار بڑھائی جا رہی ہے۔

وزیراعظم نے کہا۔ "اس سلسلہ میں آپ کی امداد اور عملی تعاون کی ضرورت ہے۔ بھارت نے یک طرفہ کارروائی سے ہماری معیشت کے لئے خطرہ پیدا کرکے ہماری صلاحیت اور قوت کو للکارا ہے۔ ہمیں اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر بھارت کے اس چیلنج کا جواب دینا ہوگا"۔

مشرقی بنگال

مسٹر محمد علی نے اپنے حالیہ دورہ مشرقی بنگال کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ میرا دورہ مختصر تھا۔ لیکن یہ کامیاب رہا ہے۔ وہاں کے دورہ سے میرا یہ یقین پختہ ہو گیا ہے۔ کہ وہاں ایسی غیر معمولی صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ کہ دفعہ ۹۲ الف ناگزیر تھی۔ مرکز نے جو کارروائی کی۔ وہ نہ صرف مشرقی بنگال بلکہ سارے پاکستان کے لئے بہترین تھی۔ صوبہ میں جرائم کی تعداد میں خاصی کمی ہو گئی ہے۔ ایک ایسے ضلع میں جہاں ڈکیتی کی اکثر وارداتیں ہوتی تھیں۔ پچھلے ماہ ایک بھی واردات نہیں ہوئی۔ خوف اور بددلی کے بادل چھٹ گئے ہیں۔ عوام کے دلوں میں یہ امید پیدا ہو چکی ہے۔ کہ ان کا مستقبل بہت روشن ہے۔ سرکاری ملازمین کے حوصلے اور عزائم کافی بلند ہو گئے ہیں۔ صوبے کا نظم و نسق بہتر ہو گیا ہے۔ مشرقی بنگال کی اقتصادی حالت سدھارنے اور نظم و نسق کی خرابیاں دور کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں"۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ عوام کی بے چینی اور بددلی دور کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے۔ اس میں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ صوبے کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے مرکز نے جو کمیٹی وہاں بھیجی تھی۔ اس کی سفارشات پر مرکزی حکومت نے موجودہ سال میں مشرقی بنگال کو ۲۱ کروڑ روپے دئے ہیں۔ جن میں سے ۱۲ کروڑ روپے ترقیاتی منصوبوں پر لگائے جائیں گے۔ عام ضروریات کی اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کے لئے انہیں بڑے پیمانہ پر درآمد کیا جا رہا ہے۔ عوام کا بار کم کرنے کے لئے دھاگہ پر محصول کم کر دیا گیا ہے۔ جس سے ایک کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ نمک کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے تقسیم و فروخت کی سہولتوں کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ ان سے کم آمدنی والے لوگوں کا بار اور کم ہو جائے گا۔ جن سکیموں پر اب تک عمل کیا گیا ہے۔ ان سے صوبہ کی اقتصادی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

میں وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جب تک صوبہ خوشحال نہیں ہو جاتا۔ اور جب تک عوام میں پورے طور پر اعتماد بحال نہیں ہوتا۔ ہمارے بنیادی نظام میں مضبوطی نہیں آسکتی۔ مرکز نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک تجارتی بنک کے ذریعہ صوبائی حکومت کو پانچ کروڑ روپے دئے گئے ہیں۔ تاکہ چاول ذخیرہ کرنے کا گودام تعمیر کیا جا سکے۔ پٹ سن کی پیداوار کے سلسلہ میں کاشتکاروں کی امداد کے لئے امداد باہمی کی انجمنوں کو دو کروڑ روپیہ دیا گیا ہے۔ عام استعمال کی چیزیں زیادہ سے زیادہ درآمد کرنے کے لئے ہم نے امریکہ سے اقتصادی امداد طلب کی ہے۔ جس سے مشرقی بنگال کے علاوہ مغربی پاکستان میں بھی ان کی قیمتیں کم ہو جائیں گی۔

وزیراعظم نے کہا۔ کہ جب صوبہ کی حالت مکمل طور پر قابل اعتماد ہو جائے گی۔ اور یہ اطمینان ہو جائیگا کہ جن ہاتھوں میں صوبہ کی حکومت دی جا رہی ہے۔ وہ دیانتداری خلوص اور نیک نیتی سے کام کریں گے تو پارلیمانی زندگی بحال کر دی جائے گی۔

مسٹر فضل الحق

مسٹر محمد علی نے سابق وزیراعلیٰ مسٹر فضل الحق کے اس اعلان پر کہ میں سیاسیات سے کنارہ کش ہو گیا ہوں۔ تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ قوم کے ہر فرد نے اس بیان پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ مسٹر فضل الحق نے اپنے غیر ذمہ دارانہ رویہ پر اظہار

(باقی مسلسل صفحہ ۸ پر)

(بقیہ صفحہ ۶)

بھارتی اخبارات کا زاویہ نگاہ

حضرت ایسے خجل ہوئے کہ شاید عمر بھر پھر مفت اخبار نہ پڑھیں گے۔

مفت خوری کسی چیز کی ہو بہت بری عادت ہے آج اخبار کی مفت خوری ہے۔ کل دوسری چیز کا نمبر آ سکتا ہے ممکن ہے آگے چل کر "نیبو نچوڑ" کا پارٹ ادا کرنا پڑ جائے۔ مفت خوری ہی جو ٹھہری مفت خوری کی چاٹ بہت بری ہوتی ہے۔ حضرت غالب تک مفت مال نہ چھوڑتے تھے۔ کہتے ہیں

ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

اس مفت خوری کا اثر صرف اخبار بینوں تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے بھی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ اخبار پڑھنے والے "مفت خور" ہونگے۔ تو مالکان اخبار بھی چاہیں گے کہ ان کے اخبار میں بھی بغیر ہلدی اور پھٹکری کے چوکھا رنگ آ جائے۔ یہ سلسلہ چل نکلتا ہے۔ اور پورا اخبار "مفت" بن کے رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اخبارات کا معیار گرا ہوا ہے۔ اسے اونچا اٹھانا بھی چاہیں۔ تو نہیں اٹھا سکتے۔ ہم سب ہی "مفت خوری" کی کشتی میں سوار ہیں۔ یہ مفت خوری کی عادت ہمارے اندر نہ ہو اور اخبار بینی کے لئے کسی دفتر یا کسی ایسے ہوٹل کا سہارا نہ ڈھونڈیں۔ جہاں اخبار پڑے رہتے ہیں تو اخبارات کے معاملہ میں ہم بھی جاپانی بن سکتے ہیں۔ جاپانیوں میں کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے ہیں۔ کہ وہ ساری دنیا میں دھوم مچا دیں۔ ہر زندہ قوم اپنے عمل سے اور اپنے کردار سے ساری دنیا میں دھوم مچا سکتی ہے۔ پھر آپ کیوں نہیں مچا سکتے۔؟ صرف کمر ہمت باندھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن شاید کمر ہمت باندھنا آپ اپنے مناسب نہ سمجھیں۔ کہ ابھی گھوڑا پار کا راستہ کھلا ہوا ہے!

(الجمعیۃ)

افسوس کیا ہے۔ اور یہ اعتراف کر لیا ہے۔ کہ پاکستان سے ان کی وفاداری مشتبہ ہو گئی تھی۔ مسٹر فضل الحق ایک پرانے سیاست دان اور مدبر ہیں۔ اس کے پیش نظر ان کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

آئین سازی

وزیر اعظم نے کہا ہم آئین سازی کے کام میں کافی آگے بڑھ چکے ہیں۔ اب صرف ایک بڑا مسئلہ یعنی مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم کا رہ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کے نمائندے حب الوطنی حقیقت شناسی اور دیانت داری سے اس مسئلہ کا کوئی ایسا حل دریافت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جسے ملک کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی حمایت حاصل ہو۔ آئین میں ایسی دفعہ شامل کی جا رہی ہے۔ جس کے تحت قبائلی علاقوں کو حق رائے دہی اور صوبائی اسمبلی میں نمائندگی دی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ قبائلی ہمارے لئے گراں قدر سرمایہ ہیں اور اس دفعہ سے وہ صوبہ کے نظم و نسق میں برابر کے شریک ہو سکیں گے۔

اعشاری سکہ

اعشاری سکہ رائج کرنے کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے اس تجویز کے متعلق آپ کی رائے دریافت کی تھی۔ عوام کی رائے قطعی طور پر اس کے حق میں ہے۔ مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں منصوبہ بندی بورڈ کو پوری طرح غور کرنا چاہیئے بورڈ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ برطانوی نیز ملایا، چین اور دوسرے ایسے ملکوں کے نظام کا جائزہ لے۔ جہاں اعشاری سکہ رائج ہے۔

بین الاقوامی

مسٹر محمد علی نے بین الاقوامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ بین الاقوامی سیاست میں مفاہمت، امن اور سلامتی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ کشیدگی، لڑائی اور شک و شبہ کے بادل چھٹتے جا رہے ہیں۔ مشرق بعید میں ایسے ایسے جھگڑے جو جنگ کا سبب بن سکتے طے ہوتے جا رہے ہیں۔ سویز کے جھگڑے کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ مصر کی خود مختاری کو تسلیم کر لیا گیا ہے اب مصر کی تاریخ اور خاص طور پر بین الاقوامی تعلقات کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح تیل کا مسئلہ بھی ایران کی آزادی اور جائز حقوق کے مطابق طے ہو رہا ہے۔ گذشتہ دو تین سال کا عرصہ ایران کے لئے تلخی کا دور تھا۔ عنقریب اس سلسلہ میں برطانیہ اور ایران ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیں گے۔

وزیر اعظم نے کہا۔ کہ تنازعہ تیل کے تصفیہ سے ہمیں خاص طور پر خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ ایران کے ساتھ ہمارے تعلقات انتہائی دوستانہ اور برادرانہ ہیں۔ اور اب ایران اپنی فلاح و بہبود اور خوشحالی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے سکے گا۔

اسی طرح نہر کا تنازعہ بھی جس کی وجہ سے جنگ چھڑنے کا خطرہ تھا طے ہو گیا ہے۔ اور دونوں فریق اسے ثالث کے سپرد کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

آپ نے کہا۔ کہ اس صورت حال سے ہم سب کو خوشی ہوئی ہے۔ قدرتی طور پر ہماری ہمدردیاں مشرق وسطی کے ممالک کے ساتھ ہیں۔ ان ملکوں کے مفاد ہمارے مفاد ہیں۔ ان کی قوت ہماری قوت ہے اور ان کی خوشحالی ہماری خوشحالی ہے۔ ہمارے لئے یہ امر خاص طور پر باعث اطمینان ہے۔ کیونکہ پاکستان نے ان ممالک کے جھگڑے طے کرانے میں خاص حصہ لیا ہے۔ اب اسلامی ممالک ایک دوسرے کے اور قریب آ جائیں گے۔ اور متحدہ اقدام سے اقوام عالم کی صف میں اپنے لئے اعلیٰ مقام حاصل کر لیں گے۔

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ ہند چینی میں برسوں کی تباہ کن اور خونریز جنگ کے بعد امن قائم ہو گیا ہے۔ جغرافیائی پوزیشن کے لحاظ سے ہمیں مشرق بعید کے استحکام اور امن میں گہری دلچسپی ہے۔ امید ہے فرانس نے ہند چینی کے معاملہ میں جس دور اندیشی سے کام لیا ہے اسی تدبر اور دور اندیشی سے وہ تونس اور مراکش کے جھگڑے بھی طے کرنے کی کوشش کرے گا۔

کشمیر

مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ اب جبکہ ایشیا میں امن و امان بحال ہو گیا ہے۔ اور بین الاقوامی کشیدگی اور جھگڑے دور ہو گئے ہیں۔ ہم بجا طور پر یہ توقع کرتے ہیں۔ کہ دنیا کی توجہ ایک بار پھر کرۂ ارض کے ایک ایسے حصے کی طرف مرکوز ہو گی۔ جو امن و استحکام کے لئے زبردست خطرہ بنا ہوا ہے۔ میری مراد کشمیر کے جھگڑے سے ہے جب تک یہ جھگڑا طے نہیں ہوتا۔ جب تک پاکستان اور ہندوستان کی فوجیں حد متارکہ جنگ کے دونوں طرف ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑی ہیں جب تک کشمیر کے چالیس لاکھ باشندے طاقت کے بل بوتے پر کچلے جاتے ہیں۔ اس وقت تک ایشیا کا امن نازک صورت میں معلق رہے گا۔

اس سلسلہ میں ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان پر زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر ہندوستان نیک نیتی کا ثبوت دے۔ تو یہ جھگڑا طے ہو سکتا ہے۔ جہاں تک آپ کی حکومت کا تعلق ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ اسے جلد اور منصفانہ طور پر حل کرنے کے لئے وہ سب کچھ کرے گی۔ جو اس کے اختیار میں ہے۔

لاہور ۲ر اگست۔ ان لوگوں کو جو ایسی شکستہ عمارتوں میں رہتے ہیں جن کے بارشوں سے گرنے کا اندیشہ ہے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس بارے میں ڈپٹی کمشنران بحالیات یا سپرنٹنڈنگ انجینئر تعمیرات عامہ بلڈنگس اینڈ روڈز برانچ بحالیاتی مرکز کو فوراً مطلع کریں۔

پاکستان سگرٹ نوشی میں ہر سال ۲۵ کروڑ روپے ضائع کرتا ہے

کراچی ۲ر اگست: معلوم ہوا ہے۔ کہ سگرٹ کی مانگ پاکستان میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اگر سگریٹ کی پیداوار مانگ کے برابر ہو جائے۔ تو یہاں ہر سال دس ارب سگریٹ پیئے جائیں گے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ سگریٹ نوشی پر ہر سال قوم ۲۵ کروڑ روپے سے کم خرچ نہیں کرے گی۔ اس وقت پاکستان میں ہر سال ۴ ارب سگریٹ پیدا ہوتا ہے۔ باقی مانگ خلیج فارس اور دوسرے ایرانی علاقوں سے سگریٹ کی ناجائز درآمد کے ذریعہ پوری کی جاتی ہے۔ خلیج فارس میں گولڈ فلیک کا ایک پیکٹ پانچ آنہ میں ملتا ہے۔

سمگلروں کے گروہ بلوچستان کے ساحل پر چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں کے ذریعہ غیر ملکی سگریٹ بڑی تعداد میں پاکستان میں داخل کرتے ہیں جہاں وہ بڑے بڑے شہروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس طرح سمگلر تاجر سگریٹ کی ناجائز درآمد اور فروخت کے ذریعہ لاکھوں روپے کا منافع کماتے ہیں۔

پچھلے چند برسوں میں سگریٹ نوشی کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ بیڑیاں کمیاب ہو گئی ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ فیشن پرستی کی وجہ سے نوجوان بیڑی اور تمباکو نوشی کے دوسرے طریقوں پر سگریٹ کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس فیشن پرستی اور نمود و نمائش کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کے سگرٹوں کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔

دفتر کا ایک کلرک چاہے اس کی تنخواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو صرف کیپسٹن کا سگریٹ پیئے گا۔ لیکن اسے اس طرف سے جلائے گا۔ تاکہ کوئی یہ نہ دیکھ لے۔ کہ کوئی گھٹیا سگریٹ پیا جا رہا ہے اچھے اچھے سفید پوش بھی اپنی وضعداری برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی حرکتوں سے گریز نہیں

ایران کو سیلاب سے دس لاکھ سٹرلنگ کا نقصان پہنچ چکا ہے

تہران ۲ر اگست: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ یہاں سے ساٹھ میل شمال مغرب میں گزدن کے علاقے میں سیلاب سے ایک سو پچاس اشخاص ہلاک اور پندرہ دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ ایک سو اشخاص لاپتہ ہیں۔ چار سو زخمی ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں کے گھر برباد ہو گئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ نصف صدی سے ایسا شدید سیلاب دیکھنے میں نہیں آیا سیلاب کی تند موجوں نے دیہات تباہ کر دیئے ہیں۔ سڑکیں اور ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دی ہیں۔ اور بعض مقامات پر بسوں کاروں اور چھکڑوں تک کو ساتھ بہا لے گئی ہیں پچیس مسافروں والی ایک بس پانی کے دھارے میں بہہ گئی ہے۔ ابھی تک اس کا کوئی نشان نہیں ملا۔ نہ ہی کوئی لاش برآمد ہو سکی ہے۔ خانہ بدوش کے علاقے میں ہزاروں خوف زدہ ایرانی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر سے مدد کے لئے چلا رہے ہیں۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ سٹرلنگ سے زیادہ ہے۔ پانی کے ساتھ بہنے والے ملبہ کی وجہ سے کئی چشمے اور کنوئیں بند ہو گئے ہیں۔ جو بہت سا رقبہ سیراب کرتے تھے۔

تہران کے شمال مغرب میں ریلوے لائن کا تیس میل لمبا ٹکڑا ابھی بہہ گیا ہے۔ پانی اپنے ساتھ ہزاروں زہریلے سانپ بھی بہا لایا ہے۔ آج رات یہاں سے ڈاکٹروں کی ایک جماعت اور سانپ کے زہر کے بہت سے ٹیکے سیلاب زدہ علاقے کو بھیج دیئے گئے۔ کمبل کھانڈ۔ روٹیاں اور خیمے بھی ارسال کئے جا رہے ہیں مقامی حکام نے آج یہاں سے سو سو میل کے حدود کے اندر واقع قصبوں کے عوام سے اپیل کی کہ وہ سیلاب زدہ علاقہ کے عوام کی امداد میں حصہ لیں۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲ر اگست۔ آج دوپہر لاہور میں زور کی بارش ہوئی۔ کل تیسرے پہر بھی بارش کا امکان ہے۔ آج زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۰۶۱ اور کم سے کم ۸۳۶۵ تھا۔ کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۱۸ منٹ پر اور غروب آفتاب ۷ بج کر ایک منٹ پر ہو گا۔

انسپکٹروں کی کانفرنس میں وزیر تعلیم کی تقریر

لاہور ۲ر اگست: وزیر تعلیم پنجاب چوہدری علی اکبر خاں آج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے صوبے میں بہتر اساتذہ کی ضرورت پر زور دیا۔

چوہدری صاحب نے محکمہ تعلیم کے دفتر میں انسپکٹروں کی سہ روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ استادوں کو سکولوں اور کالجوں میں معیار تعلیم کو گرنے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ وزیر تعلیم نے ان ماہرین تعلیم کو کچھ غور طلب امور بتائے جو کانفرنس میں شریک ہیں۔ استادوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ اضلاع میں ریفریشر کورس منظم کئے جائیں موجودہ نظام تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری علی اکبر نے کہا۔ کہ ہر چند نظام تعلیم کو لوگوں کی ضروریات کی حد میں لانے کے لئے بہت کچھ کیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ کام ابھی نامکمل ہے۔ اور اس پر ماہرین تعلیم کو بہت عرصے تک دماغ سوزی کرنی ہو گی انہوں نے کہا کہ میری رائے میں تعمیر کردار کا پہلو نظام تعلیم میں سب سے زیادہ توجہ کا طالب ہے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں کے منتظمین کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی۔ کہ وہ سکولوں اور کالجوں کو خود کفیل بنائیں۔ اور اس کے لئے انہیں اپنی آمدنی کے ساتھ عوام کی امداد بھی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور تعلیمی سہولتوں کی توسیع میں لوگوں کو اپنی جدوجہد کو